منگل | 16-جولائی 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 161 | منگل 29 صفر 1417ھ 16 وفا 1375ہش 16 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کی غرض یہ ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور خدا کی محبت غالب آئے

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور (-) کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم یہ نہیں کہتے کہ ملازمت، تجارت، زمینداری اور دوسرے وجوہ معاش کو انسان چھوڑ دیوے بلکہ چاہئے کہ عملی طور پر اس تعلق کو بھی ثابت کر کے دکھاوے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھنے کا اقرار کرتا ہے۔ جتنی جانفشانیاں اور جدوجہد دنیا کے لئے کرتا ہے دوسری طرف دین کے لئے بھی تو کر کے دکھا دے۔ ورنہ زبانی دعوے تو خواہ آسمان تک پہنچ جاویں جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہیں بنے گا۔ (صاحب ایمان) آدمی کا سب ہم و غم خدا تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے نہیں ہوتا اور وہ دنیاوی کاموں کو کچھ خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اداس سا رہتا ہے اور یہی نجات حیات کا طریق ہے اور وہ جو دنیا کے پھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے ہم و غم سب دنیا ہی کے لئے ہوتے ہیں ان کی نسبت تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) ہم قیامت کو ان کا ذرہ بھر بھی قدر نہیں کریں گے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 306)

دین سے وہی شخص فائدہ حاصل کر سکتا ہے جو اسپر عمل کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

محض تسلیم کر لینا کہ فلاں چیز واقعہ میں مفید اور نفع بخش ہے انسان کے لئے مفید اور نفع بخش نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس کو استعمال کر کے اس سے فائدہ اور نفع نہ حاصل کیا جائے۔ اگر وہ لوگ جو یہ جانتے ہی نہیں کہ کونین بخار میں فائدہ دیتی ہے اور اگر وہ لوگ جو یہ مانتے ہی نہیں کہ فاسفورس دماغ کو طاقت پہنچاتی ہے وہ ان کے فوائد سے محروم رہ کر دکھ اٹھا سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جن کے پاس کونین اور فاسفورس موجود ہے اور وہ ان کے فوائد سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کونین واقعہ میں بخار کو رفع کرتی ہے اور فاسفورس کو وہ استعمال کریں تو ان کو واقعہ میں نفع ہو گا۔ مگر وہ ان کو استعمال نہ کرنے کی وجہ سے دکھ اور تکلیف نہ اٹھائیں۔ وہ ضرور دکھ اٹھائیں گے۔ خواہ وہ زبان سے ان کے فوائد کے قائل ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح دین سے بھی وہی شخص نفع حاصل کر سکتا ہے جو دین پر چلتا بھی ہے۔ یقیناً ہمارا دل کبھی بھی اس ورثے کے ایمان پر خوش نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے فوائد بھی ہم حاصل نہ کر سکیں۔ اگر وہ یقین اور ایمان جو ایک سچے مذہب کے اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے وہ ہمیں اس سے حاصل نہیں ہوتا اگر وہ قرب اور معرفت جو ایک سچے مذہب کے اختیار سے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہمیں وہ قرب اور معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر وہ خوشی اور بشاشت جو ایک سچے مذہب کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے پیاروں کو اس سے قریب ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے ہم کو بھی وہ خوشی اور بشاشت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کا وہ فضل جو سچے مذہب کے ذریعے انسان پر ہوتا ہے اگر ہم پر اس کا وہ فضل نہیں اور اس کے دیدار سے ہم محروم ہیں تو پھر ہمارے دین حق قبول کر لینے سے ہمیں کیا فائدہ جب کہ سچائی کے قبول کرنے کے بعد بھی جو انعامات انسان کو ملا کرتے ہیں ان سے ہم محروم کے محروم ہیں۔ اگر اس کے فضلوں کے ہم اس طرح وارث نہیں ہوتے جس طرح کہ ہم سے پہلے وارث ہوئے۔ اگر اس کی رحمتیں اور برکتیں اسی طرح ہم پر نازل نہیں ہوتیں جس طرح کہ اس کے پہلے برگزیدوں پر نازل ہوئیں۔ اگر خدا کی غیرت اسی طرح ہمارے لئے جوش میں نہیں آتی جس طرح کہ وہ ہمیشہ اپنے پیاروں کے لئے غیرت دکھاتا آیا ہے۔ تو پھر یقیناً ہمیں کوئی بھی خوشی نہیں ہو سکتی (-) احمدیت میں داخل ہو کر بھی اگر ہم نے خدا تعالیٰ کی محبت نہ پائی اور اس کے وصل کے شیریں ثمرات ہم نے نہ کاٹے تو ہم نے اپنی زندگی کو دکھ اور مصیبت میں ڈال لیا۔

(از خطبہ 9- جنوری 1925ء)

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب مورخہ 19-7-96 کو صبح 8 بجے تا 12 بجے اور 3 بجے تا 5 بجے شام فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شاندار نتیجہ

○ امسال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے 32 طلباء میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے خدا کے فضل سے تمام طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ 11 طلباء گریڈ اے ون 13 طلباء گریڈ اے جبکہ 8 طلباء نے گریڈ بی حاصل کیا۔ عزیزم عمران حسین [illegible] نمبر لے کر اکیڈمی میں فرسٹ عزیزم طاہر منصور احمد 741 نمبروں کے ساتھ دوم اور عزیزم عطاء الغفار 735 نمبر لے کر سوم آئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

واقفین نو کے بارے میں

حضرت صاحب کے ارشادات

○ برے مزاج کے خلاف واقفین نو بچوں کے دل میں بچپن ہی سے نفرت اور کراہت پیدا کریں۔

○ واقفین نو بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں۔

انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر ہی دل میں معافی مانگتا رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16- وفا 1375 ہش   16 - جولائی 1996ء

عملی حالت کی درستی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گویہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے - اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی 'خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں - یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔"

جہاں تک اعمال کا تعلق ہے - سب سے زیادہ اہمیت معاشرے میں ان اعمال کو دی جاتی ہے جن سے دوسرے لوگ متاثر ہوں - ایسے اعمال جن کا بنیادی طور پر انسان کی اپنی ذات سے تعلق ہے ان کے متعلق کوئی شخص کچھ نہیں کہتا اور اگر کہتا بھی ہے تو وہ دوسروں کی زندگی پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہوتے - مثلاً انسان رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتا ہے تو وہ اس کے اپنے لئے تو ایک سعادت مندی ہے لیکن دوسروں کو اس سے کیا فائدہ - سوائے اس کے کہ اس طرح عبادت کرنا اس کی زندگی کو بدل کر رکھ دے - بہتر بنادے - اور وہ ان اعمال پر آمادہ ہو جائے جو دوسروں کو اچھی طرح متاثر کرتے ہیں -

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں عملی حالت کو درست رکھنے پر زور دیا گیا ہے - اور عملی حالت بھی وہ جو دوسروں کو متاثر کرتی ہے - کیونکہ اگر متاثر نہیں کرے گی تو وہ یہ کس طرح کہیں گے کہ ہیں تو ہمارے مخالف مگر ہم سے اچھے ہیں - آپ معاشرے میں ہر شخص سے ہمدردی کریں - گرے ہوؤں کو اٹھانے کی کوشش کریں - جس کی جس رنگ میں بھی مدد ہو سکتی ہے مدد کریں تو یقیناً لوگ آپ کے متعلق یہی کہیں گے کہ ہیں تو ہمارے مخالف لیکن ہم سے اچھے ہیں - ہم اپنے پڑوسی کی مدد نہ کر سکے - ہم ایک بیوہ کی مدد نہ کر سکے - ہم ایک یتیم بچہ کی مدد نہ کر سکے - ہم ضرورت کے وقت کسی کو سودا نہ لا کر دے سکے - ہم کسی گرتے ہوئے انسان کو اٹھا نہ سکے - لیکن ان لوگوں نے یہ سب کچھ کیا ہے - اس لئے اگرچہ یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہم سے اچھے ہیں - یہ ہے عملی حالت جس کی طرف حضرت صاحب نے توجہ دلائی ہے - نیکی 'خدا ترسی' اور اتقاء کی وہ باتیں جن سے معاشرہ متاثر ہوتا ہو' پہلے سے بہتر بنتا ہو - وہ باتیں لوگوں کو یہ کہنے پر از خود مجبور کر دیں گی کہ ہیں تو ہمارے مخالف لیکن ہم سے بہتر ہیں - اور یہ ساری باتیں اچھی ہونے کے باوجود سطحی نہیں ہونی چاہئیں - ان میں ریاء کا کوئی شائبہ نہ ہو - دل سے نکلیں اور دوسروں کے دلوں تک پہنچ جائیں - اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا - آپ نے ہمدردی کی اور زبانی ہمدردی کی - آپ نے مدد کی بات کی اور زبانی بات کی - وہ کافی نہیں - ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے اعمال کو ایسے سانچے میں ڈھالا جائے کہ وہ ہر رنگ میں نیکی' خدا ترسی' اور اتقا کا نمونہ بن کر سامنے آئیں -

پس ہم میں سے ہر شخص کو یہ چاہئے کہ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق ہم ایسا نمونہ دکھائیں کہ لوگ یہ کہیں کہ ہیں تو ہمارے مخالف مگر ہم سے اچھے ہیں - اور یہ نمونہ عبادات میں نہیں معاملات میں دکھانے کی ضرورت ہے - عبادات اپنی جگہ پر ہیں - اعمال اپنی جگہ پر ہیں - ایسے اعمال جو دوسروں کو بہتر طریق پر متاثر کریں اور اپنے دل کی تہہ سے نکل کر ان کے دل تک پہنچیں - اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ویسا نمونہ دکھا سکیں جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہم سے چاہتے ہیں - اے خدا اس سلسلے میں تو ہماری مدد فرما - آمین -

---

میرا ہر کام مری بات کا آئنہ ہے
مجھ کو جینا ہے تو جینے کی طرح جینا ہے
میں نے سینے پہ جو زخموں کو سجا رکھا ہے
نہ رفو کرنا ہے ان کو نہ مجھے سینا ہے

ابوالاقبال

دکھاوے کی محبتیں

قاضی صاحب کی جب مری لونڈی — شہر کا شہر پوچھنے آیا
قاضی صاحب مگر مرے جس دن — نظر آئی کہیں نہ بزمِ عزا

ہے محبت فقط دکھاوے کی
اہلِ دنیا کا ہے یہی شیوہ

قاضی صاحب کی ایک تھی بیٹی — اپنی گڑیا کا اس نے بیاہ کیا
لڑکی والوں کے ہاں تھا آدھا شہر — باقی آدھا براتیوں میں تھا
آخر اِک دن قضائے ربّی سے — قاضی صاحب کا ... ہوا
بعد کچھ دن کے ان کی بیٹی کا — ایک مفلس سے ہو گیا رشتہ
آدمی ایک بھی نہ تھا موجود — کس مپرسی میں ایسا عقد ہوا

ہے محبت فقط دکھاوے کی
اہلِ دنیا کا ہے یہی شیوہ

قاضی صاحب کی ایک کُتیا تھی — پیر میں اس کے چبھ گیا کانٹا
پھر تو بیمار پُرس خلقت کا — تین دن تک بندھا رہا تانتا
چھن گیا عہدۂ قضا افسوس — کچھ دنوں بعد قاضی صاحب کا
"اترا شحنہ" کہا گیا ان کو — نام "مردک" رکھا گیا ان کا
ایک چھکڑے سے اتفاقاً پھر — پاؤں کچلا گیا بچارے کا
لاد کر لے گئے شفا خانے — فرض اپنا کیا پولیس نے ادا
ماجرا اب وہاں کا بھی سنئے — قاضی صاحب پہ حال جو گذرا
پاس پیسہ نہ تھا جو دینے کو — منہ کسی کا نہ کر سکے میٹھا
ناغہ ہوتی تھیں پٹیاں اکثر — نہ دوا تھی نہ روئی اور کپڑا
جاں بحق ہو گئے وہ گل سڑ کر — قصّہ یوں آپ کا تمام ہوا

ہے محبت فقط دکھاوے کی
اہلِ دنیا کا ہے یہی شیوہ

قاضی صاحب کا ایک بیٹا تھا — بن گیا وہ پولس کا داروغہ
ہو گیا وہ امیر رشوت سے — مقبرہ باپ کا بنا ڈالا
ختم کروا دیئے کئی قرآں — اور فقیروں کو خوب کھلوایا
جتنے ملّا تھے شہر میں سب کو — جوڑا اور نقد تحفتہً بھیجا
پھر بڑے اہتمام سے ہر سال — قاضی صاحب کا عرس ہونے لگا
قبر پر ٹوٹنے لگی خلقت — "پیر قاضی" کا نام چل نکلا
بن گئے مفت میں وہ قطب اور غوث — اور "کرامت" کا بج گیا ڈنکا
قبر پُجنے لگی بجوش و خروش — بن گئے شہر کے خدا گویا
نصف شب کو مگر مزار میں سے — سنتے ہیں سب کہ کوئی ہے گاتا

ہے محبت فقط دکھاوے کی
اہلِ دنیا کا ہے یہی شیوہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

اگر آپ کسی بھی بیماری کا تجزیہ کریں جو روزمرہ ہمارے معاشرہ میں پائی جاتی ہے تو پہلے اگر آپ کا دھیان اس طرف نہیں بھی گیا تھا- یہ جھوٹ تھا جس میں آپ زندگی بسر کر رہے تھے تو اب میرے بتانے پر' نشاندہی پر جب آپ دوبارہ غور کریں گے تب اس کو آپ جھوٹ ہی بتائیں گے- ایک سادہ آدمی جو جھوٹا نہ ہو وہ قانع ضرور ہوا کرتا ہے- ایک آدمی کے گھر میں کچھ بھی نہیں- اگر کوئی مہمان آتا ہے- تو یہ بالکل جھوٹا خیال ہے کہ اگر آپ اس کی کچھ خاطر نہ کر سکیں تو آپ اس کی نظروں میں ذلیل ہو جائیں گے- اگر ایک سچا آدمی اپنی غربت کی وجہ سے کسی مہمان کی عزت نہیں کر سکتا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مہمان اس کی عزت دل میں لے کر واپس جایا کرتا ہے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ اسے ذلیل سمجھے- یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے- اس کی سادگی اس کی سچائی- ایک چادر ہے تو وہی بچھادی کہ آؤ یہیں بیٹھ جائیں- ٹھنڈا پانی نلکے سے نکال کے پلا دیا- ان باتوں میں بہت زیادہ طاقت ہے- اس کے مقابل پر کہ آپ کسی گھر دوڑے جائیں اور وہاں سے لسی یا چائے مانگ کر لائیں اور مانگے ہوئے برتنوں میں اپنے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہوں- گھر میں افراتفری آئی ہو- آپ کو وہم ہے کہ مہمان پہچانتا نہیں ہے- وہ خوب جانتا ہے خوب پہچانتا ہے- یہ سادگی ہے جو دراصل سچائی سے پیدا ہوتی ہے- اور سچائی سادگی کو طاقت بخشتی ہے- اور سادگی سچائی کو طاقت بخشتی ہے- جو کچھ ہے جو کچھ خدا نے آپ کو دیا ہے کچھ بنے رہیں اس سے زیادہ بننے کی کوشش نہ کریں- ایسے موقعوں پر کتنی مصیبتیں حل ہو جاتی ہیں- کتنے جھنجھٹوں سے آپ کو چھٹکارا مل جاتا ہے- کئی لوگ لکھتے ہیں کہ ہماری اتنی بچیاں ہیں- اتنے بچے ہیں ان کی شادیاں کرنی ہیں کچھ بھی پاس نہیں ہے- دعا کریں- میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور صرف یہی دعا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری فرمائے بلکہ یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو قناعت بخشے (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں (-) یہ فرائض آسان ہو گئے- کوئی تکلف بھی انسان کی روزمرہ کی ضرورتوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا تھا- آپ میں سے اکثر کو شاید علم نہ ہو کہ حضرت اماں جان.... نے حضرت (بانی سلسلہ) کے وصال کے بعد جب اپنی بیٹی امتہ الحفیظ کو جو سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں رخصت کیا تو پتہ ہے کیسے رخصت کیا- بیٹی کو صاف ستھرے کپڑے پہنائے اور یکہ لیا اور نواب محمد علی خاں صاحب کے گھر جن کے بیٹے نواب عبداللہ خان صاحب کے ساتھ شادی ہو رہی تھی- ان کے گھر بیٹی کو پہنچا دیا کہ لو جی اپنی امانت سنبھالو میں چلتی ہوں- یہ شادی تھی تو اگر حضرت (بانی سلسلہ) کی بیٹی کی یہ شادی حضرت بانی سلسلہ کی عزت اور آپ کے خاندان کے وقار کے منافی نہیں تھی بلکہ اس کے عزت اور وقار کو چار چاند لگانے والی تھی تو پھر مسئلہ کیا ہے؟ پھر کیا مشکل درپیش ہے؟ اگر یہی سادہ معاشرہ جو سچائی کا معاشرہ ہے جو کچھ ہے اسی طرح کرنا ہے- جو کچھ نہیں ہے اس کے متعلق تصور بھی نہیں کرنا- یہ سچا معاشرہ ہے جو دنیا میں جنت پیدا کر دیتا ہے اس کے بغیر زندگی کا ہر مرحلہ کٹھن ہو جاتا ہے- ہر انسانی تعلق عذاب بن جاتا ہے- مگر مشکل جیسا کہ میں نے بیان کی ہے یہ ہے کہ بعض غرباء ایسے ہیں کہ خود سادہ ہونا چاہیں بھی تو دوسرے فریق ان کو سادہ رہنے نہیں دیتے- مطالبے شروع ہو جاتے ہیں اور تقاضے شروع ہو جاتے ہیں- مطالبے بعض دفعہ ظاہری طور پر ہوتے ہیں بعض دفعہ اشاروں سے اور بعض دفعہ بعد کے ردعمل سے نظر آتے ہیں مثلاً ایک غریب آدمی نے غریبانہ طور پر اپنی بیٹی رخصت کی تو ساری عمر اس پر لعن طعن کی جاتی ہے- اس کو طعنے دیئے جاتے ہیں- اس سے نوکرانیوں کی طرح کام لئے جاتے ہیں کہ تم گھر سے لائی کیا ہو- ہمارے معاشرہ کی یہ وہ لعنت ہے جو جھوٹ کی پرورش کرنے والی اور سچائی کی مخالف ہے- حالانکہ جب رشتے کئے جاتے ہیں (-) سب سے زیادہ دین کو اہمیت دو- دوسری کوئی بات نہ دیکھو اور دین سے مراد محض کسی کا (عبادتیں کرنا) نہیں بلکہ اس کا رہن سہن' اس کی طرز زندگی کی شرافت ہے ایک انسان دیندار ہو اور اچھے اخلاق کا مالک ہو' اس کا رہن سہن اچھا ہو- اگر اس بناء پر آپ کی بیٹی آمادہ ہو اور آپ اس کے ساتھ شادی کر دیں تو یقیناً یہ شادی دنیا میں بھی اس بچی کے لئے جنت کا موجب بن سکتی ہے- اگر آپ خاندانی پس منظر دیکھیں دنیا کی دولت دیکھیں علم دیکھیں اور آدمی اپنی ذات میں بد خلق ہو- بدتمیز ہو تو ایسی بچی کی زندگی آغاز ہی سے جہنم بن جائے گی اور کبھی اسے زندگی میں سکون کا سانس نصیب نہیں ہو گا- پس جتنی بھی تفصیل کے ساتھ آپ معاشرہ پر اور روزمرہ کی زندگی کے تعلقات پر نظر ڈالیں آپ کو یہ یقین پہلے سے بڑھ کر آپ کے دلوں میں جاگزین ہوتا چلا جائے گا' جگہ بناتا چلا جائے گا- کہ ہر مشکل کا حل سچائی ہے- زندگی کا ہر سکون اور طمانیت سچائی سے ملتی ہے- جھوٹ ایک لعنت ہے جس نے ہمارے معاشرہ کو ہر پہلو سے برباد کر کے رکھ دیا ہے- ایسی قومیں ہیں جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن محض جھوٹ کی وجہ سے ان کا سب کچھ برباد ہو گیا- آج اس وقت یوگنڈا میں مثلاً خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہو رہا ہے- اور انہوں نے بھی مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اپنے خطاب میں ان سے بھی کچھ کہوں اور یہ جو میں نے مثال دی ہے اس میں سب سے پہلے یوگنڈا میرے ذہن میں آیا تھا- بہت ہی خوش نصیب ملک ہے جہاں تک اللہ کی عطا کا تعلق ہے- وہاں کے موسم- وہاں کی زمین کی شادابی- وہاں کے پھول پھل کے اندر خدا تعالیٰ نے جو غیر معمولی صلاحیتیں رکھی ہیں اس کی وجہ سے اور پھر وہ بہت بڑی جھیل لیک وکٹوریہ جس میں بے شمار ایسی مچھلی پائی جاتی ہے جسے دنیا بہت زیادہ قیمت دے کر بھی خریدنا پسند کرتی ہے- تمام نعمتیں اور ہر قسم کی معدنیات اور وہ تمام قدرتی وسائل جو کسی قوم کو خوشحال بنا سکتے ہیں وہ یوگنڈا کو میسر ہیں- لیکن انتہائی ناگفتہ بہ حالت ہے- کیونکہ ان کی زندگی میں اتنا جھوٹ آگیا ہے کہ اس جھوٹ نے ان کی ہر چیز برباد کر دی ہے- جھوٹ کے نتیجہ میں چوری پیدا ہوئی ہے چوری کی عادت نے تمام تجارتوں کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے- کوئی تجارت پنپ ہی نہیں سکتی- کیونکہ ہر شخص جب اس کو موقع ملے گا جھوٹ بولے گا اور چوری کرے گا- اور علاوہ ازیں ایڈز کی بیماری جتنی یوگنڈا میں ہے اتنی دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہے- بعض حصے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے بیج سے خالی ہو جائیں گے- اس تیزی کے ساتھ ایڈز انسانوں کو وہاں خاص حصوں میں ہلاک کر دیتی ہے اور وجہ یہ ہے کہ جہاں جھوٹ ہو وہاں چوری ہو گی اور جہاں جھوٹ اور چوری ہوں وہاں انسانی تعلقات مکمل طور پر جھوٹے ہو جاتے ہیں- نہ بیوی خاوند سے وفادار رہتی ہے نہ خاوند بیوی سے وفادار رہتا ہے- نہ بھائی بہن سے اور نہ بہن بھائی سے- تمام انسانی رشتے گندے ہو جاتے ہیں اور اس وقت پھر یہ بیماریاں اپنا ٹول لیتی ہیں یعنی اپنا خراج وصول کرتی ہیں-

پس جھوٹ کی بیماری بہت ہی گہری بیماری ہے- بہت ہی وسیع اثر رکھنے والی بیماری ہے- قوموں کو خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی نعمتیں عطا کی ہیں- اس کے باوجود اکیلا جھوٹ کافی ہے کہ ان تمام خداداد نعمتوں سے اس قوم کو محروم کر دے- صرف یہی نہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری نعمتیں عطا فرمائی ہیں- یوگنڈا ایک ایسا ملک ہے جس میں عام طور پر اس کے باشندے زیادہ ذہین اور روشن دماغ ہیں وہاں ایک زمانہ میں تعلیم کا معیار اتنا اونچا تھا کہ تمام افریقہ میں یوگنڈا کے تعلیمی معیار کو سب سے اونچا قرار دیا جاتا تھا- اور اس سارے افریقہ کے لئے ایک نمونہ سمجھا جاتا تھا اس کے باوجود آج ان کا حال یہ ہے کہ وہی حسن عقل' عقل کی ایک بدزیبی بن چکا ہے- کیونکہ اس عقل کی تیزی کو وہ اپنی بدیوں کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں جھوٹ کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں- ایسی ہوشیاری سے جھوٹ گھڑتے ہیں کہ بسا اوقات ان کے جھوٹ کو پکڑنا مشکل ہو جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے چوری عام روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہے لیکن یوگنڈا کے متعلق جب میں یہ کہہ رہا ہوں اس لئے نہیں کہ وہ ایک اور قوم ہے حقیقت یہ ہے کہ یوگنڈا کی کوئی بھی ایسی بیماری نہیں جو اب پاکستان میں یوگنڈا سے کم ہو- وہاں بھی جھوٹ سے آغاز ہوا ہے- اور ہر چیز جھوٹی ہو گئی ہے جھوٹ کی عبادت واقعتہً بعض اوقات انسان کو جھوٹے خداؤں کے سامنے جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہونے پر مجبور کرتی ہے- کیونکہ جھوٹ کے بعد پھر کسی چیز کا اعتماد نہیں رہتا- خدا سے تعلق ہے کوئی نہیں- انسانوں سے لینا ہے جو کچھ لینا ہے- اگر زندہ انسانوں سے نہیں ملتا تو مردہ انسانوں سے مانگیں گے- (از خطبہ 24 مئی 1996ء)

ایک اچھی بات

محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں اور خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں- اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا علم نہایت ہی محدود ہے- جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا- اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپید اکنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپید اکنار ہیں- اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسان طاقت سے برتر اور بلند تر ہے- ہاں ہم اس کی صفات قدیمہ پر نظر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق پہ قدامت نوعی پائی جاتی ہے- یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے- مگر شخصی قدامت باطل ہے- اور باوجود اس کے خدا کی صفت افناء اور اہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آتی ہے- وہ بھی معطل نہیں ہوئی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیراحمد زاہد

سکواڈرن لیڈر منیر 1965ء کی جنگ میں

1965ء کے معرکہ میں پاکستانی شاہبازوں نے جرأت و بہادری کے جن فقید المثال انمٹ کارناموں کا فضائے آسمانی میں مظاہرہ کیا۔ ان کو ہمیشہ کے لئے تاریخ میں محفوظ کرنے کے لئے پاکستانی ایئرفورس کے چیف ائرمارشل جناب نور خان نے 1968ء میں جان فریکر کو پاکستانی آنے کی دعوت دی۔ تاکہ وہ یہاں آکر اس عظیم کام کو بحسن وخوبی سرانجام دیں جان فریکر کی اس کتاب کا اردو ترجمہ جناب لطیف احمد خان نے۔ "جنگ پاکستان۔ 1965ء کا فضائی معرکہ۔" کے نام سے کیا ہے۔ جان فریکر اس کتاب کے تعارف میں لکھتے ہیں۔

"اس موقع پر میری ذمہ داری ہندوستان سے 1965ء کی جنگ کے دوران پاکستان ایئرفورس کی کارگزاری کا ایک تفصیلی جائزہ مرتب کرنا تھا جس کے لئے مجھے تمام وسائل اور سرکاری تعاون فراہم کیا گیا" نیز۔ "مجھے 1965ء کی جنگ سے متعلق ریکارڈ دیکھنے کی اجازت دی گئی۔ اور اس کے نتائج عام قاری کے لئے یہاں موجود ہیں" ص 11)

لہذا۔ پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ مصنف نے اپنی اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ ہر لحاظ سے شک وشبہ سے بالا اور فوجی ریکارڈ کے عین مطابق ہے۔ بلکہ مصدقہ ہے۔

مصنف مذکور۔ "امرتسر راڈار کا معرکہ"۔ کے زیر عنوان محترم خلیفہ منیرالدین احمد کی نمایاں شخصیت اور حسن کردار کی بابت لکھتے ہیں۔

"سکواڈرن لیڈر منیرالدین احمد کو پاک فضائیہ میں منیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ اپنی فضائیہ کے مقبول ترین افسروں میں سے ایک تھا 1965ء میں نسبتاً فربہ جسامت۔ سفیدی مائل سیاہ بالوں اور من موجی طبیعت کی بناء پر نوجوان ہوا بازوں کے درمیان انہیں "بزرگوار" کا درجہ حاصل تھا۔ لیکن منیر نے تیز رفتاری کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ چاق وچوبند افراد بھی ان کا مقابلہ نہ کرپائے۔ سرگودھا میں ونگ اپریشن آفیسر کی حیثیت سے منیر کو حربی پروازوں میں شرکت کی ضرورت نہ تھی اور کچھ ہو نہ ہو۔ ان کی لاتعداد انتظامی ذمہ داریاں ان کی صلاحیتوں کو فنا کر ڈالنے کے لئے کافی تھیں۔ لیکن اپنی خاندانی روایت کے مطابق ان کا سب سے بڑا شوق پرواز تھا۔ اور انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنے لئے دن میں ایک اور کبھی کبھی دو حربی پروازوں کا موقعہ حاصل کرہی لیا۔" "منیر کے بارے میں فضائیہ میں بہت سے قصے مشہور ہیں۔ اپنی روائتی ہکلاہٹ کی وجہ سے وہ پرواز کے لئے ناموزوں سمجھے جاتے تھے۔ اور یہ ہکلاہٹ ان کے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کچھ زیادہ ہی شدید ہو جاتی تھی۔ جنگ کے بالکل ابتدائی دنوں ہی میں جب ان کے ایف۔86 سیکشن کا بھمب کے علاقے میں کچھ عجیب حالات میں انڈین ایئرفورس کے مگ۔21 سے سامنا ہوگیا تو منیر ان کے مگ۔21 لڑاکا طیاروں میں سے ایک کے اتنے قریب جاپہنچے۔ کہ وہ اس کے بڑے بازو کو ہاتھ لگا سکتے تھے۔ اور جیسے ہی مگ راستے سے پلٹا۔ تو وہ اس کے پیٹ کی تفصیلات بھی دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے اس مگ کے بارے میں اپنے آر۔ٹی۔ پر آواز دے کر ہکلاتے ہوئے کہا۔ خ۔خ۔خ۔ خدا کی قق قق قق قسم اس نے تو مجھے دبوچ ہی لیا تھا۔ ترقی کے امتحانات کے بارے میں بھی سکوارڈن لیڈر منیر کامیابی کے لئے کچھ زیادہ بہتر مظاہرہ نہ کرپائے۔"

لیکن۔ "ان کے پاس شیر کا دل تھا۔ اور ان کا عزم بس یوں کہئے۔ جونک کی طرح پیوست ہو جانے والا۔ انہوں نے فضائی دفاعی معرکوں اور قریبی تحفظ کی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ لیکن لاہور سے کچھ دور سرحد کے پار امرتسر راڈار اسٹیشن کے بارے میں ان کے ذہن میں ایک جنون طاری تھا۔ اس بڑی تنصیب کو تباہ کرنے کے بارے میں ان کی کیفیت اتنی شدید تھی۔ کہ سرگودھا کے لوگ امرتسر کے راڈار کو منیر کا راڈار کہتے تھے۔

مصنف مذکور لکھتا ہے۔

"یہ پہلا موقعہ تھا۔ جب پاک فضائیہ کی فارمیشن نے خود کو عددی اعتبار سے حریف سے برتر پایا۔ سرگودھا کے 4۔ ایف 86 قصور کے علاقے میں ہندوستان کی سرحد کے دس میل اندر حربی گشتی پرواز میں مصروف تھے۔ جرأت مند سکواڈرن لیڈر منیر اس کے قائد تھے۔ اور ان کے ساتھ فلائیٹ لیفٹیننٹ نمبر2۔ اور سیسل چوہدری نمبر3۔ کی حیثیت میں اور فلائینگ لیفٹیننٹ فاروق حیدر اس سیکشن کو کنٹرول کر رہے تھے۔ انہوں نے علاقے میں دشمن کے طیاروں کی ممکنہ موجودگی سے خبردار کیا۔ بعد میں سیسل چوہدری نے اس معرکے کے بارے میں بتایا۔

"وہ دو نیٹ طیارے نکلے۔ جو اپنے مختصر سائز کی وجہ سے کچھ دیر سے نظر آئے۔ جب وہ ہمارے تعاقب میں ایک چکر لگانے کی حالت میں تھے۔ تو ہمارا ان سے بصری رابطہ قائم ہوا۔ اسکواڈرن لیڈر منیر نے پہلے انہیں نیٹ شناخت نہیں کیا۔ اور۔ آر۔ٹی پر آواز دی۔ "ہنٹر بائیں طرف" تب میں نے اپنے نمبر4۔ کو ٹینک پھینک کر بائیں طرف ہٹ جانے کے لئے کہا۔ اس وقت نیٹ ہمارے اوپر سے گزرے۔ اور انہوں نے لیڈر اور نمبر2۔ فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی پر جن کا ایک ٹینک جھول گیا تھا۔ گولیاں چلائیں۔ اور جیسے ہی میرا نمبر آیا۔ میں نے دیکھا کہ اسکواڈرن لیڈر منیر نے پہلے نیٹ کے عقب میں پوزیشن لے لی ہے۔ جو بہت قریب سے فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی پر کافی کشیدہ زاوئے سے فائر کر رہا تھا۔ منیر نے فائر کیا اور فوراً ہی نیٹ گاڑھے سفید دھوئیں کی ایک دھار چھوڑتا ہوا زمین کی طرف چلا گیا۔

اس مرحلے پر دوسرا نیٹ معرکے سے نکل سکتا تھا۔ اور دانش مندی کا تقاضہ بھی یہی تھا۔ مگر انڈین ایئرفورس کا نیٹ 4۔ سیبر طیاروں کی فارمیشن پر پلٹ پڑا اور حقیقت میں اس کا پائلٹ اسکواڈرن لیڈر منیر کے عقب میں جا پہنچا۔ جو آر۔ٹی پر جوش مسرت سے ہکلاتے ہوئے... بتا رہے تھے کہ انہوں نے ایک نیٹ مار گرایا وہ اس میں اتنے مشغول تھے کہ ہم میں سے کوئی بھی ان کی نشریات میں مداخلت کر کے خبردار نہ کرسکا۔ کہ دشمن کا دوسرا طیارہ ان کے عقب میں وارد ہو چکا ہے۔" (ص 168۔169)

سیسل چوہدری کے بیان کے مطابق دشمن کا یہ طیارہ جو سکواڈرن لیڈر منیر کے عقب میں وارد ہو چکا تھا۔ یہ بھی مار گرالیا تھا (ص 169) گویا اسکواڈرن لیڈر منیر کی قیادت میں پاک فضائیہ کی جانے والی "فارمیشن" نے دو ہندوستانی طیاروں کو مار گرایا تھا۔

11۔ ستمبر سکوارڈن لیڈر منیر کی زندگی کا آخری دن تھا۔ وہی آخری دن جس کی بابت ٹیپو سلطان نے یہ کہا تھا۔ کہ "گیڈر کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے" منیر کی زندگی کا یہ ایک دن کتنا مبارک دن تھا۔ جس دن اس نے اپنی زندگی کی قربانی دے کر اپنی قوم اور ملک کے لئے حیات تازہ کے سامان فراہم کر دیئے۔

جان فریکر لکھتا ہے۔

"11۔ ستمبر کو حملے کے لئے دو ایف 104۔ کی حفاظت میں ونگ کمانڈر انور شمیم (بعد ازاں ایئرمارشل) کی قیادت میں 4۔سیبر تعینات کئے گئے ان کی بریفنگ میں نمبر3 کی حیثیت سے فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی نمبر4 کی حیثیت میں فلائیٹ لیفٹیننٹ سیسل چوہدری نے شرکت کی اور جب ونگ آفیسر نمبر3 کے بارے میں سوال ہوا۔ تو تازہ استری کی ہوئی یونیفارم میں وہاں پہنچنے والے منیر نے جواب دیا کہ مہربانی فرما کر فلائیٹ لیفٹیننٹ سراج نے اس مہم سے علیحدہ ہونے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے تاکہ ان کی جگہ آپریشن آفیسر لے سکیں۔ ونگ کمانڈر شمیم نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی بریفنگ مکمل کی اور 4۔ سیبر طیارے صبح آٹھ بجے نیچی سطح پر پرواز کے ساتھ نصف گھنٹے کے دورے پر امرتسر روانہ ہوئے معمول کے مطابق گرد و غبار سے چھائی ہوئی دھند کی وجہ سے نموداری خراب تھی۔ فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی نے جو اس مشن کے لئے نیوی گیشن کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے۔ سیبر طیاروں کو نچی پرواز پر صحیح راستہ دکھاتے ہوئے امرتسر پہنچا دیا۔ ہدف کی شناخت میں ہندوستانی طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ سے کچھ مدد مل گئی۔ یہ فائرنگ حملے کے لئے سیبر طیاروں کے بلند ہونے سے پہلے ہی شروع ہوگئی تھی۔ منصوبے کے مطابق فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی اور سیسل چوہدری نے 7۔ ہزار فٹ کی بلندی پر جانا شروع کر دیا۔ تاکہ حملے کرنے والے سیبر طیاروں کے اوپر تحفظ فراہم کرسکیں اور ہندوستانی طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ کو اپنی طرف متوجہ کرلیں۔ اس کے ساتھ ہی دو ایف 104 ان سے بھی اوپر چکر لگا رہے تھے۔ تاکہ کارروائی میں مداخلت کرنے والے ہندوستانی طیاروں کو روکا جاسکے۔ اور جب سیبر کی پہلی جوڑی نے بلند ہونا شروع کیا تو فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی نے آر۔ٹی پر آواز دی۔ "ہدف ٹھیک بائیں ہاتھ کی سیدھ میں" کمانڈر شمیم کا جواب آیا قائد بلند ہو رہے ہیں۔ اور اس وقت تک ہدف کا علاقہ ہلکی طیارہ شکن توپوں کے گولوں اور روشنی سے حقیقی جہنم بن چکا تھا۔ اور صرف چند سیکنڈ میں آر۔ٹی پر پھر آواز آئی نمبر2۔ وار ہو گیا۔" فلائیٹ لیفٹیننٹ بھٹی نے بعد میں اس مشن کے بارے میں بتایا۔

نمبر2۔ منیر ہی تھا۔ لیکن آر۔ٹی پر ان کی آواز پرسکون اور دھیمی تھی جب میں نے نیچے دیکھا اس جگہ جہاں ان کا سیبر پھٹا تھا۔ آگ کے تین گولے فضا میں اچھل رہے تھے۔ شاید کسی بھاری طیارہ شکن توپ کا گولہ سیدھا ان کے طیارے پر لگا تھا۔ اور ان کو ایجیکٹ کرنے (طیارے سے باہر چھلانگ لگانے) کا موقعہ بھی نہ مل سکا۔ جلتے ہوئے طیارہ کا ملبہ امرتسر شہر کے مشرقی حصے کے باہر گرا۔ اور اسی شام ہندوستانیوں نے اطلاع دی کہ۔ منیر ملبے میں بے جان پایا گیا" ص 160) "منیر کی موت اور توپوں کی آتش بازی سے ہراساں ہوئے بغیر ونگ کمانڈر شمیم نے اپنی 5۔ انچ دہانے والی مشین گن سے راڈار کے ایریل پر گولیوں کی طویل بوچھاڑ سے حملہ مکمل کرلیا۔ بھٹی نے آواز دے کر کہا۔ کہ "مجھے بھی موقعہ دیجئے" اور پھر نیچی پرواز کے ساتھ باہر نکلنے سے پہلے بقیہ دو سیبر بھی راڈار پر اپنی تمام گولیاں صرف کرنے کے لئے نیچے آگئے۔

جنگ کے دوران اپنی نویں حربی پرواز میں منیر کی موت کا صدمہ سرگودھا اور پوری پاک فضائیہ میں شدت سے محسوس کیا گیا۔ وہ اب بھی منیر کو سرتاپا ہمیشہ پیشہ ور ہوا باز کہہ کر یاد کرتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمود احمد عاطف

ایک خزانہ!!

آج سے چند سال پہلے تک جب ہمارے ملک میں ڈش انٹینا نہیں ہوتا تھا...اور ہماری معلومات، تجربات اور احساسات صرف اپنے ملک کے ٹیلی ویژن تک ہی محدود تھیں جو کہ ان دنوں اپنی سکرین پر حسب توفیق انسانی دلچسپی کے مناظر لئے شام کے چند گھنٹوں کے لئے ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا کرتا تھا اور پھر اگلے روز کے وعدہ ملاقات پر ناظرین کو محو انتظار چھوڑ جاتا تھا۔ اس دور میں ہماری نظر سے ایک فقرہ گزرا کہ

"Television Can Give Us so much, Except the time to think"

ہم نے یہ فقرہ پڑھا لیکن معلوم نہیں کہ کچھ سمجھ آیا کہ نہیں... لیکن ایک احساس ضرور یاد ہے....اور وہ احساس تھا حیرت کا....!! یعنی ہمیں اس بات پر حیرت تھی کہ آخر یہ کس طرح ممکن ہے کہ انسان کو T.V کی وجہ سے سوچنے کا وقت ہی نہ مل سکے۔ لیکن آج صرف چند سال کے بعد ایک مرتبہ پھر یہی فقرہ نظر سے گزرا تو خیال آیا کہ آج کے دور میں جب ہر طرف ڈش انٹینا کا شور ہے... اور کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ جب انسان کو یہ چیز اپنے ذہن کو مصروف رکھنے کے لئے میسر نہ ہو۔! وہ چاہے آفتاب کے امید سے بھرپور لحات ہوں یا غروب آفتاب کے تھکن سے بھرپور اوقات ہوں۔ تپتی ہوئی دوپہر کا وقت ہو یا چاندنی رات کی خنکی کا لمحہ ہو... کسی بھی وقت صرف ایک انگلی کے اشارے سے انسان اس چیز کے سرد ہاتھوں اپنے ذہن اور روح کو دے سکتا ہے اور اپنے قیمتی اوقات کو اس کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے جس کے بدلے میں اکثر اسے غیروں کے خیالات اور نظریات ملتے ہیں جو کہ آہستہ آہستہ اس کی سوچ پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اسے اس کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ایسی حالت میں وہ تنگ نظری کے طعنہ سے بچنے کے لئے اپنی اقدار اور روایات کو چھوڑ کر ایک ترقی پسند بلکہ ترقی یافتہ شخص کا درجہ حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن اکثر اوقات اس کوشش میں وہ کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا بلکہ اپنے آپ اور اپنے ماحول سے ایک ایسی کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جس کا نتیجہ صرف ایک Confuesd Persnality کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کسی شاعر نے ایسی صورت حال کے بارے میں کیا خوب کہا ہے کہ

لے دے کہ اپنے پاس فقط اک نظر تو ہے
کیوں دیکھیں زندگی کو کسی کی نظر سے ہم.....!!

آج کے دور میں خدا کے بھیجے ہوئے امام کو ماننے کی وجہ سے جہاں ہم پر خدا تعالیٰ کے بے شمار ایسے احسانات ہیں کہ جن کی وجہ سے ہم دنیا میں پھیلی ہوئی مختلف انواع و اقسام کی برائیوں اور مسائل سے محفوظ ہیں وہاں پر خدا تعالیٰ نے اس چیز کے مقابل پر بھی ہمیں تنہا نہیں چھوڑا بلکہ وقت کی ضرورت کے عین مطابق محض اپنے فضل و کرم سے MTA جیسے خزانے سے مالا مال کر دیا ہے۔ یہ ایک ایسا خزانہ ہے جس کے ابھی صرف چند پہلوؤں سے دنیا متعارف ہوئی ہے لیکن آغاز سفر کی شان و شوکت سے ہی اس کے مستقبل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے...! دنیا میں ہونے والے مختلف واقعات سے لے کر جماعتی مجالس کی کارکردگی تک۔ بچوں اور خواتین کی دلچسپی کے پروگراموں سے لے کر نوجوانوں اور بوڑھوں کی دلچسپی کے پروگراموں تک ہر قسم کے پروگرام موجود ہیں..... اس کے اوقات کار میں اضافہ کی وجہ سے اب دوسرے چینلز کے مقابلے کے لئے یہ خزانہ اب 24 گھنٹے ہمارے پاس ہے....! اور سب سے اہم بات یہ کہ ہر موضوع کے بارے میں پیارے آقا کے ارشادات سے ہم فیض یاب ہو سکتے ہیں.... MTA کے بارے میں کیا خوب کہا ہے کہ

آپ ٹی وی سن سکیں گے روز و شب
یہ خدائے مقتدر کی اک حسیں سوغات ہے
نیکیوں کی سمت لے جائے گا ہر اک نشریہ
سب سے بڑھ کر اپنے ٹی وی کی یہی ایک بات ہے
(ابوالاقبال الفضل 96-5-6)

ہمیں اس نعمت کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور اس کے شکرانے کے طور پر اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے آپ کو غیروں کے نظریات اور خیالات سے آگاہ تو ضرور کرنا چاہئے لیکن اس خزانے سے محروم دنیا کی مانند ان نظریات اور خیالات کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا چاہئے بلکہ صحیح سوچ انداز فکر اور نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے اپنا رخ صرف اس خزانے کی طرف رکھنا چاہیے اور اس کے ذریعہ اپنے آپ کو ذہنی اور فکری لحاظ سے اتنا مضبوط کرنا چاہئے کہ دنیا کی ظاہری طور پر متاثر کرنے والی فلسفیانہ باتوں سے ہمارے ذہن متاثر نہ ہو سکیں۔

میں نے متواتر جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی ذات کی اصلاح اور (دعوت الی اللہ) میں کامیاب ہونے کے لئے اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کریں اور اپنی زندگی اخلاق کے ماتحت بسر کریں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

نعیم احمد عزیز بی ایس سی۔ ڈپلوما ان کمپیوٹر

انٹرنیٹ

نیٹ ورک (NET WORK) جو کہ عام طور پر انٹرنیٹ (INTER NET) یا صرف نیٹ (NET) کہلاتا ہے۔ 1969ء میں امریکہ کے محکمہ دفاع کے کھوج اور ترقیاتی شعبہ کے اطلاعات کے جال یا تانے بانے (NET WORK) سے لیا گیا ہے۔ جس کو امریکہ کے کمپیوٹرائزڈ (Computerized) اطلاعات کے نظام کو ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر مربوط کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔

انٹرنیٹ عالمی سطح پر بتدریج پھیلتا ہوا، لاکھوں کمپیوٹر نیٹ ورک استعمال کرنے والوں تک پہنچ چکا ہے۔ ابتداء میں انٹرنیٹ نے بہت آہستہ ترقی کی۔ لیکن اب انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد میں ہر ماہ 15% فیصد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

اپریل 1995ء تک تقریباً تین کروڑ افراد عالمی سطح پر انٹرنیٹ کے ساتھ منسلک ہو چکے تھے اور اگر موجودہ شرح سے اضافہ ہوتا رہا تو جون 1996ء تک یہ تعداد 10 کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔ انٹرنیٹ کا کوئی صدر کمپیوٹر یا اس کی کوئی تنظیمی جماعت نہیں ہے، بلکہ اس کے برعکس ہر بھیجا گیا پیغام پر ایک کوڈ ہوتا ہے۔ جسے نیٹ پر جڑا ہوا کوئی بھی کمپیوٹر اسے دنیا کے کسی بھی حصے میں اس کی منزل مقصود کی طرف بھیج دیتا ہے۔ نیٹ کی ترقی عالمی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ روابط اور اطلاعات کی شاہراہ پر بلا روک پہنچنے کے لئے ایک اہم قدم ہے۔ نیٹ ورک کے ذریعے اطلاعات کی دنیا میں انقلاب کے راستے میں حائل تمام فنی اور جغرافیائی رکاوٹوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ انٹرنیٹ اب کمپیوٹر کی دنیا کا محور ہے۔

استعمال اور فوائد:۔ انٹرنیٹ کے درحقیقت ان گنت ممکنہ استعمال کرنے والے موجود ہیں۔ نیٹ کے استعمال کرنے والوں کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

1۔ الیکٹرانک میل یا E-MAIL کے استعمال کرنے والے۔
2- COST EFFECTIVE DATA کی اطلاع بھیجنے والے۔
3۔ فائل ٹرانسفر کرنے والے سیٹ پر موجود نہ ہونے کے باوجود میٹنگ یا گروپ مباحثے کرنے والے۔

الیکٹرانک میل سسٹم

Electronic Mail System

الیکٹرانک میل بہت ہی ماڈرن دفاتر میں اطلاعات کے نیٹ ورک پر بہت ہی اہم رول ادا کرتی ہے۔ اس سے ٹیلی فون لائن، مائیکرو ویو لنک سیٹلائٹ یا دوسرے ٹیلی کمیونیکیشن ذرائع کے استعمال سے اعداد و شمار یا پیغام ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک بھیجے جا سکتے ہیں۔ اور یہی پیغام ایک ہی نہیں بلکہ بہت سے دوسرے پتوں (Addresses) پر بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ الیکٹرانک میل کمپنی کے اپنے یا ملکی یا عالمی سطح پر کمیونی کیشن نیٹ ورک کے ذریعے بھیجی جاتی ہے۔ الیکٹرانک میل سروس میں تمام پیغامات یا اعداد و شمار ایک سنٹرل کمپیوٹر میں ذخیرہ ہوتے ہیں۔ جہاں سے وہ ان کی منازل مقصود کی طرف بھیجتا ہے۔ پبلک ای میل (Public E-mail) کا ممبر بن کر ایک انفرادی کمپیوٹر استعمال کرنے والا صرف ایک ماڈم (Modam) اور ٹیلی فون کے استعمال سے تحریری پیغام بھیج سکتا ہے۔ اور وصول کر لیتا ہے۔ الیکٹرانک میل پر بے تحاشا دباؤ کو روکنے کے لئے ایک نظام وضع کیا گیا ہے۔ جس سے انفرادی استعمال کرنے والوں کی ڈاک کی چھان بین ہو جائے۔

الیکٹرانک میل کیا ہے؟ الیکٹرانک میل کے ذریعے خطوط، رپورٹیں، اور ٹیلکس وغیرہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے۔ الیکٹرانک میل سروس مہیا کرنے والے کے پاس اس کے کمپیوٹر میں آپ کا ایک ڈاک بکس ہوتا ہے جس کی شناخت اس کا اپنا ایک مخصوص پتہ ہوتا ہے۔ آپ کے لئے موصول شدہ پیغام اس باکس میں ڈال دیا جاتا ہے۔ آپ جب اپنے کمپیوٹر سے اپنے سافٹ ویئر کے ذریعے اپنے میل باکس سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ میل باکس سے آپ کی ڈاک نکال کر آپ کے کمپیوٹر کو ارسال کرتا ہے۔ اور اسی طرح آپ بھیجے ہوئے پیغام کو میل باکس سے حاصل کر کے منزل مقصود کی طرف روانہ کرتا ہے۔

میں آج کل Ammar Textiles میں ملازمت کرتا ہوں اور ساتھ ہی شام کی کلاسز میں M.B.A کر رہا ہوں۔

ہماری Factory میں بھی الیکٹرانک میل سسٹم اگست 1995ء سے شروع کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم دنیا کے ہر گوشے میں جہاں یہ سسٹم موجود ہے الیکٹرانک میل بھیج سکتے ہیں۔ الیکٹرانک میل کم خرچ ہے اس سے روپے کی کافی بچت ہوتی ہے۔ اس کا تقریباً اگر پاکستان کے اندر استعمال کریں تو دو روپے فی صفحہ خرچ آئے گا۔ اور اگر پاکستان سے باہر کریں تو ایک روپیہ فی صفحہ خرچ آئے گا۔ لیکن اگر آپ FAX کے ذریعے کریں تو تقریباً ٹیلی فون کی کال جتنا بل آتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوپی چند نارنگ

اردو - املاء

جناب گوپی چند نارنگ اپنی کتاب املاء نامہ میں اردو املا کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اردو میں املا کے مسائل کئی طرح کے ہیں۔ ان میں سے بعض بنیادی مسائل وہ ہیں جو مستعار الفاظ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اردو لفظیات کا امتیازی حصہ عربی' فارسی سے ماخوذ ہے۔ ان زبانوں سے آنے والے ہزاروں لفظ اردو میں رچ بس گئے ہیں' اور اردو کے اپنے ہو چکے ہیں۔ اردو ایک آزاد اور خود مختار زبان ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں مستعار لفظوں کا طریق املا اردو کے رائج طریق املا سے مختلف ہے' وہاں اصل کی پیروی کرنی چاہئے یا انہیں اردو کے قاعدے سے لکھنا چاہئے؟ ایسی ایک مثال ان عربی لفظوں کی ہے جن کے آخر میں ی کے اوپر الف لکھا جاتا ہے' جیسے ادنیٰ' اعلیٰ' عیسیٰ' موسیٰ' دعویٰ' اس قبیل کے کئی الفاظ اردو میں پورے الف سے رائج ہو چکے ہیں' مولا' تقاضا' تماشا' تمنا' ان کے بارے میں قاعدہ کیا ہونا چاہئے؟ ایسے کئی الفاظ جن کے بیچ میں الف مقصورہ آتا ہے' پہلے ہی عام الف سے لکھے جاتے ہیں' جیسے رحمٰن اور رحمان' اسمٰعیل اور اسماعیل' سلیمٰن اور سلیمان' ابرٰہیم اور ابراہیم' مولینا اور مولانا۔ اس املائی دو عملی سے کس طرح بچا جائے' اور اس سلسلے میں کیا اصول اپنایا جائے۔؟

عربی فارسی کے کئی الفاظ میں لکھنے میں نون آتا ہے لیکن پڑھا میم جاتا ہے' جیسے گنبد' انبساط' انبوہ۔ ان کی تقلید میں کئی دیسی الفاظ بھی جو میم سے بولے جاتے ہیں' خواہ مخواہ نون سے لکھے جاتے ہیں: اچنبھا' تنبولی' چنپا' چنبیلی۔

اردو میں سینکڑوں دیسی لفظ مستعار الفاظ کی نقل میں خفی ہ سے لکھے جاتے ہیں۔ غنچہ' کشتہ' زردہ' پردہ میں تو اصلاً ہے' لیکن بھروسہ' ٹھیکہ' بھوسہ' دھبہ' اکھاڑہ' انڈہ' اڈہ' راجہ' باجہ' گینڈہ' سہرہ' دسہرہ میں اس کیا جواز ہے؟

آنکھ کو آنکھہ' ہاتھ کو ہاتھہ' بیٹھ کو بیٹھہ' مجھ کو مجھہ اور کچھ کو کچھہ عام طور پر لکھا جاتا ہے جو غلط ہے۔ یہ بات بھی عام طور پر معلوم نہیں کہ خفی ہ کی آواز کی نہیں' خفیف مصوتہ (مثلاً زبر) کی ہے۔

ذ اور ز کے بارے میں بھی اردو میں خاصہ خلط مبحث ہے۔ قاضی عبدالودود نے اس بارے میں تفصیل سے لکھا ہے کہ مرزا غالب فارسی میں ذال کے وجود کے قائل نہیں تھے۔ اس لئے گزشتن اور پزیرفتن کو صحیح سمجھتے تھے۔ حالانکہ صحیح صورت حال اس کے برعکس ہے۔ یہ غلط روش یہاں تک عام ہوئی کہ کئی لوگ گزارش کو گذارش' شکرگزار کو شکرگذار اور گذشتہ کو گزشتہ لکھنے لگے۔

ہمزہ اردو میں عربی سے آیا۔ عربی میں ہمزہ جس آواز کے لئے استعمال ہوتا ہے' اردو میں اس کا وجود نہیں کے برابر ہے۔ عربی میں ہمزہ کی حیثیت مصمتے کی ہے' اردو میں ہمزہ مصوتوں کے ساتھ آتا ہے۔ باوجود اس قلب ماہیت کے ہمزہ اردو املا کا ایسا ناگزیر جزو ہے جس کے بغیر اردو املا کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اردو میں ہمزہ کی کیا ضرورت ہے اور ہم ہمزہ کو استعمال کرنے پر کیوں مجبور ہیں' اس کا کوئی واضح شعور ذہنوں میں نہیں۔ ہمزہ کے استعمال کے سلسلے میں اردو میں بڑی بے اعتدالیاں برتی جاتی ہیں' مثلاً عربی کے کئی الفاظ کے آخر میں اصلاً ہمزہ ہے' جیسے ابتداء' انتہا' علماء' فضلاء' قدماء' ادباء' حکماء' اردو میں یہ الفاظ چونکہ ہمزہ کے خاص تلفظ کے ساتھ رائج نہیں' ان میں حمزہ کا استعمال کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اسی طرح چاہیے' لیے' کیے' دیے' پیے جیسے کو چاہئے' لیئے' کیئے دیئے' پیئے' جیئے بھی لکھا جاتا ہے۔ نیز دیجئے' کیجئے' لیجئے وغیرہ افعال کی تصریفی صورتوں میں بھی ہمزہ کے معاملے میں خاصا انتشار ہے۔ بعض لوگ انہیں ی سے لکھتے ہیں' بعض ہمزہ سے' اور بعض دونوں سے۔ اضافت کے لئے بھی ہمزہ کی غلط نگاری عام ہے۔ اس بات کا شعور عام نہیں کہ نغمۂ شب' جلوۂ مجاز اور کشتۂ ناز میں ہمزہ کیوں لکھنا چاہئے اور ماہِ نو' تہِ دریا اور نگاہِ دل نواز میں اضافت کسرے سے کیوں ہو گی؟ نیز پرتو خیال' شمع روشن' زندگی جاوید یا رنگینی مضمون میں اضافت کیسے ظاہر کی جائے گی۔

املا کے کئی مسائل ایسے ہیں جن کا تعلق اردو کی صوتیات سے ہے۔ ایک ہمہ گیر زبان میں جو ملک بھر کے دور دراز خطوں' علاقوں اور شہروں میں بولی جاتی ہو' مقامی اثرات کا لہجے اور تلفظ کے اختلاف میں ظاہر ہونا قدرتی بات ہے۔ املا کا کام معیاری تلفظ کا اظہار ہے۔ لیکن بعض مثالیں ایسی بھی مل جاتی ہیں' جہاں ایک سے زیادہ معیاری شکلیں موجود ہیں' اور دونوں طرح کے تلفظ کی سند مل جاتی ہے۔ ایسی صورتوں میں فیصلہ کیا ہونا چاہئے؟

اردو صوتیات میں ہکار آوازوں کی خاص اہمیت ہے۔ اردو میں ان کے لئے الگ سے حروف نہیں' لیکن ان کے اظہار کا اطمینان بخش طریقہ موجود ہے۔ (پھ بھ' تھ دھ' ٹھ ڈھ' چھ جھ' کھ گھ' ڑھ)۔ پھر بھی یہ صوتی تصور ابھی تک پوری طرح ذہن نشین نہیں ہو سکا کہ ہائے مخلوط کو ہکار آوازوں کے لئے مخصوص کر دینا چاہئے۔ ہے کو ھے' چاہیے' چاھیے' ہی کو ھی یا مجھ کو مجھہ' بیٹھ کو بیٹھہ اور آٹھ کو آٹھہ لکھنے کی روش قدیم زمانے سے چلی آتی ہے۔ اور تو اور' گھر اور گہر' بھر اور بہر' پھر اور پہر' پھاڑ اور پہاڑ' بھاری اور بہاری' بھن اور بہن یا دھلی اور دہلی میں امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔

نون غنہ خالص اردو کی چیز ہے۔ عربی میں نون غنہ نہیں۔ قدیم و جدید فارسی میں اس کا وجود کہیں ہے' کہیں نہیں ہے۔ اردو میں ہم نون کا نقطہ اڑا کر اس کو غنیت کے لئے کام میں لاتے ہیں' جبکہ لفظ کے بیچ میں نقطہ ضروری ہے۔ حرف و صوت کی اس عدم مطابقت سے کہیں کہیں دقت پیدا ہوتی ہے۔ اردو میں کئی لفظ ایسے ہیں جن کے بارے میں عام طور پر یہ معلوم نہیں کہ ان میں نون غنہ کا صحیح مقام کیا ہے۔ لفظ گانو بہ معنی بستی تین چار طرح لکھا جاتا ہے' گانو' گاؤں' گانوں اور گاتوں' یہی حال پانو' چھانو اور اس قبیل کے دوسرے الفاظ کا ہے۔ اس انتشار کو ختم کرنے کے لئے معیار بندی بے حد ضروری ہے۔

حروف علت کی کمی کے فائدہ اپنی جگہ ہیں' لیکن اس سے بعض املائی دقتیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً تِیر' تیر' پِیر' پیر' بِین' بَین' مِیرا' میرا اور مِیل' مَیل میں جو فرق ہے' یا دَور' دُور' طُور' طَور' چُور' چور' مُول' مول میں جو فرق ہے' اسے ہم اعراب کی عدم موجودگی میں سیاق و سباق کی مدد سے سمجھ تو لیتے ہیں' لیکن واؤ کی تین آوازوں (واؤ معروف' واؤ مجہول اور واؤ ماقبل مفتوح) اور ی کی تین آوازوں (یائے معروف' یائے مجہول اور یائے ماقبل مفتوح) کے صوتی اور املائی امتیازات عام طور سے نہ پڑھانے والوں کے ذہن میں واضح ہوتے ہیں نہ پڑھنے والوں کے۔ زیر زبر پیش' اور الف مد ملا کر اردو کے کل دس مصوتے ہوئے۔ ان دس مصوتوں کا اعرابی نظام ابھی تک مسلّم نہیں' اور قاعدوں اور ابتدائی کتابوں میں عجیب و غریب انتشار ملتا ہے۔

املانامہ میں ان تمام مسائل پر توجہ کی گئی ہے' اور پورے غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد' سادہ اور صاف زبان میں سفارشیں پیش کی گئی ہیں' نیز پہلی بار اردو کے دس مصوتوں کے لئے مکمل اعرابی نظام پیش کیا گیا ہے جو سہل بھی ہے اور سائنٹفک بھی۔

بقیہ صفحہ 4

ہیں۔ لیکن منیر کی جرأت اور ولولہ انگیزی کے اعتراف کے طور پر انہیں بعد از مرگ "ستارہ جرأت" عطا کیا گیا" (ص160-161)

سرکاری ریکارڈ کے مطابق سکواڈرن لیڈر منیر کے پاس شیر کا دل اور جونک کی طرح پیوست ہو جانے والا عزم تھا۔ اور اس کا یہی ثبوت کافی ہے کہ انہوں نے ونگ آپریشن آفیسر کی لاتعداد ذمہ داریوں کے باوجود جنگ کے ابتدائی چھ دنوں میں اپنے لئے تو حربی پروازوں کے مواقع پیدا کر لئے۔ اور اپنی آخری پرواز میں امرتسر راڈار کی تباہی کے ساتھ ہی اپنی جان عزیز بھی ملک پر قربان کر دی۔ ان کی موت پر سرگودھا اور پوری فضائیہ نے جس طرح شدید صدمہ محسوس کیا وہ ان کے مقبول ترین افسروں سے ایک ہونے کا روشن ثبوت ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے حسن اخلاق اور من موجی طبیعت ہونے کی دلیل!!

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30663 میں فرح اعجاز بنت اعجاز احمد صاحب قوم راجپوت بھلروان پیشہ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو P/O خاص سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی 1 تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2400 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرح اعجاز بمقام پنڈی بھاگو P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ملک بشارت احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 27936 گواہ شد نمبر2 مشتاق احمد وصیت نمبر 18785۔

مسل نمبر 30664 میں فریدہ اسحاق بنت محمد اسحاق قوم راجپوت بھلروان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستانی وقت کے مطابق

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 16-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر16
1-00 دینی تعلیمات۔روحانی خزائن
1-30 ...اصول کی فلاسفی۔نمبر
2-00 ترجمہ کلام الہٰی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر46(دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ ازامام عطاء المجیب راشد صاحب۔ سبق نمبر14(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔ نمبر59(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ہاکی میچ
6-30 ہجری شمسی کیلنڈر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر16(دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔(دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 46 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ ازامام عطاء المجیب راشد سبق نمبر14۔ (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات۔روحانی خزائن
11-30 ...اصول کی فلاسفی۔نمبر4
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 15-7-94
1-00 لقاء مع العرب نمبر59(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر16(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- عید ملن- یو کے- 1996ء حصہ دوم
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ فرمودہ 15-7-94
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر47 (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ماں اور بچے کی صحت
7-30 ایک نو احمدی سے گفتگو۔ مکرم عاشق حسین صاحب
8-00 لقاء مع العرب نمبر60(نیا)
9-00 نارویجئین پروگرام... اصول کی فلاسفی نمبر12
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی- سبق نمبر23
11-00 جرمن پروگرام۔(I) بچوں کا پروگرام (II) لجنہ گفتگو۔

سوموار 22- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر22(نیا)
1-00 لندن سے ایک خط
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی کے اختتامی اجلاس سے خطاب۔
3-30 نارویجئین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر29
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ امام راشد صاحب کے ساتھ۔ سبق نمبر 17(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-18(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ڈاکومنٹری۔ شو فیکٹری ہالینڈ(دوبارہ)
7-00 (صبح حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر22(دوبارہ)
8-00 نارویجئین زبان سیکھئے۔ نمبر29(دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-7-21
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں امام راشد صاحب کے ساتھ سبق نمبر17(دوبارہ)
11-00 لندن سے ایک خط
12-00 سرائیکی پروگرام۔خطبہ 95-9-15
1-00 لقاء مع العرب 96-7-18(دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام۔ سیرت النبی ﷺ پر تقریر از مولانا عبد الباسط شاہد حصہ اول
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر22(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-کوئز-اطفال۔ بدین بمقابلہ کراچی
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-7-22(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- کرکٹ برائے احمدیہ ٹیلی ویژن (روس میں)
7-30 لقاء مع العرب نمبر61(نیا)
8-30 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی سبق نمبر 26(نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔

سادہ زندگی کیوں ضروری ہے

○ اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں"

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد انیس طاہر بابت ترکہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم محمد انیس طاہر صاحب ولد شیخ برکت اللہ صاحب ساکن محلہ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اور ہمشیرہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بقضائے الہٰی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 11/7 برقبہ ایک کنال محلہ دارالیمن وسطی ربوہ میں سے (جو ہم تینوں کے نام منتقل شدہ ہے) والدہ کا حصہ خاکسار کے نام اور ہمشیرہ کا حصہ ان کے بچوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

تفصیل ورثاء محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ۔

1۔ مکرم محمد انیس طاہر صاحب (پسر)

2۔ تفصیل ورثاء محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ:۔

1۔ مکرم لیاقت حسین صاحب (پسر)

2۔ محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ (دختر)

3۔ مکرم عبد الباسط صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

گمشدہ نقدی

○ چیمہ مارکیٹ ربوہ سے فضل عمر ہسپتال جاتے ہوئے دس ہزار روپے گر گئے ہیں جس کو ملیں وہ مکرم صدر عمومی صاحب کو پہنچا کر ممنون ہونے کا موقع دیں۔

(ادارہ)

بازیافتہ سائیکل

○ ایک عدد سائیکل سبزی والی دوکانوں نزد ریلوے پھاٹک سے ملا ہے اور دفتر میں موجود ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عومی سے سائیکل حاصل کرلے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تبدیلی فون

○ (شاہ میڈیکو گولبازار ربوہ کا ٹیلی فون نمبر893 سے اب تبدیل ہو کر461 ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ بخت سوائی صاحبہ وصیت نمبر9003 اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب ارائیں محلہ آہیرانوالہ خوشاب شہر نے 1945ء میں وصیت کی تھی۔ اگر وہ خود پڑھیں۔ یا کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر وصیت ربوہ کو اطلاع دیں۔"

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ وصیت نمبر12623 زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن چک نمبر 477/EB ضلع وہاڑی نے 1949ء میں وصیت کروائی تھی۔ 1989ء تک مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ چک نمبر 30/11-L ڈاک خانہ خاص براستہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کی معرفت خط و کتابت ہوتی رہی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو دفتر کو ان کا مکمل ایڈریس لکھیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان داخلہ

○ PAF نے ساڑھے تین سالہ ایرونائیکل انجینئرنگ کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدوار کا F.Sc. پری انجینئرنگ مضامین کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ عمر ساڑھے سولہ سے 22 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے نزدیک ترین PAF انفارمیشن سینٹر سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 6

ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی۔/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فریدہ اسحاق بنت محمد اسحق پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ملک بشارت احمد مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 مشتاق احمد وصیت نمبر18785۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے مسلم لیگ (ن) کے سربراہ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کے کرپشن کے خاتمہ کے لئے مستقل احتسابی کمیشن کے قیام کے مطالبہ کو رد کرتے ہوئے انہیں ملک سے کرپشن کے خاتمہ کے لئے سیلیکٹ کمیٹیوں کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک خط میں کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کو پارلیمنٹ کے ذریعہ کرپشن ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ احتسابی کمیشن سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ امید ہے اکثریتی اتحاد اور اپوزیشن تمام پارلیمنٹ کے ساتھ مل کر سیلیکٹ کمیٹیاں تشکیل دیں گے اور کام شروع کر دیں گے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ حکومت کو بڑھتی ہوئی کرپشن کا احساس ہے۔ آپ کی تجویز کے سلسلے میں حکومت کا خیال ہے کہ آئین اور قانون میں احتساب کے لئے پہلے ہی سے طریق کار موجود ہے اور اس نئے عدالتی کمیشن کے بنانے سے کئی آئینی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ براہ راست مذاکرات کے ذریعے کشمیر کا تنازعہ حل کریں۔ کیونکہ کشمیر کے مسئلہ کا حل صرف مذاکرات ہیں۔ اگر دونوں ممالک چاہیں تو امریکہ ان کی خواہشات پر ایسے مذاکرات کے انعقاد میں مدد دے سکتا ہے انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تو جنوبی ایشیا میں امن کو خطرہ لاحق رہے گا۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی انتظامیہ دونوں ملکوں کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لئے زور دے رہی ہے۔ لیکن کشمیریوں کا موقف بھی پیش نظر رکھا جانا چاہئے۔ یہ باتیں امریکی صدر نے ایک رکن کانگریس کو اپنے مراسلہ میں کہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نئی دہلی میں امریکی سفارت خانہ بھی بڑے کشمیری گروپوں اور بھارتی حکام سے رابطہ رکھے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں کمی۔ بین الاقوامی تنظیموں کی کشمیر تک زیادہ رسائی اور سیاسی مذاکرات کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

○ کل جماعتی حریت کانفرنس نے بھارت میں امریکی سفیر کا موقف رد کر دیا ہے۔ کانفرنس کے رہنما سید علی گیلانی نے اپنے ایک بیان میں امریکی سفیر کے اس دعوے سے انکار کیا ہے کہ حریت کانفرنس کے کسی نمائندے نے بھارتی حکومت سے مذاکرات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں مسئلہ کا حل نہ انتخابات ہیں اور نہ اندرونی خود مختاری ہی مسئلہ کا حل ہے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے پنجاب لوکل گورنمنٹ ریپیل (تنسیخ) بل 1996ء کے خلاف اپیل کی ابتدائی سماعت کے بعد حکومت پنجاب کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ درخواست گزاروں کی طرف سے سینئر ایڈووکیٹ سید افتخار گیلانی اور چوہدری فاروق ایڈووکیٹ نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کے باوجود بھی صورت حال تبدیل نہیں ہوئی۔ بلدیاتی کونسلر پہلے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ نہ فیصلے کے بعد ادا کر رہے ہیں۔

○ جنوبی مغربی چیچنیا میں مجاہدین اور روسی فوج میں گھمسان کی جنگ میں 47- افراد ہلاک اور چھ سو مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ کیکھی میں چیچن حریت پسند روسی افواج کا سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ روسی فوج قصبے میں داخل نہ ہو سکی۔

○ امریکہ کے نائب صدر نے چیچنیا میں دوبارہ لڑائی پر تشویش ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ تمام فریقین لڑائی بند کر دیں اور جنگ بندی کے سمجھوتے پر عمل کریں۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم عرب رہنماؤں کی دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔

○ برطانوی حکومت اور جمہوریہ آئرلینڈ کے درمیان شمالی آئرلینڈ میں پیش آنے والے واقعات کے بعد شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ پروٹسٹنٹ فرقے کے حامیوں نے پیٹرول بم پھینکے اور سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے کاروبار زندگی معطل کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے برما کے خلاف پابندیاں عائد کرنے پر غور شروع کر دیا ہے۔

○ بوسنیا کی حکومت کے ایک سنیئر اہلکار نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ 8 ہزار مسلمانوں کے قتل عام کے ذمہ دار ہیں۔

○ وفاقی وزیر تعلیم خورشید احمد شاہ نے کہا ہے کہ نئے تعلیمی سال سے ملک کے تمام پروفیشنل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے ٹیسٹ کی بنا پر ہوں گے۔ سالانہ اخراجات کا 10 فیصد طالب علموں سے بطور فیس لیا جائے گا۔ کورس مکمل نہ ہونے پر اضافی مدت کے اخراجات بھی اٹھانا ہوں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خلیل الرحمان خان سے ہونے والی گفتگو کے دوران کہا کہ مجھے غلط نہ سمجھیں میں عدلیہ کا احترام کرتی ہوں۔ وزیر اعظم نے چیف جسٹس کو انتظامیہ سے علیحدگی کے سلسلے میں عدلیہ کو درپیش مشکلات حل کرنے کا یقین بھی دلایا۔ مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے وزیر اعظم کو بتایا کہ عدلیہ اور حکومت کے درمیان محاذ آرائی ملک مفاد میں نہیں اسے دور ہونا چاہئے۔

○ جمہوری وطن پارٹی نے حکومت ہٹانے کی مہم میں اپوزیشن کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں جاری تحریک کو تقویت پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

○ ہانگ کانگ کے جرائد "ایشیا ویک" اور فار ایسٹرن ریویو نے اپنے تازہ شماروں میں لکھا ہے کہ سکینڈلز' ہڑتالوں اور سیاسی تشدد نے حکومت پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور اپوزیشن اور عدلیہ کے بعد اب فوج بھی حکومت سے مطمئن نہیں۔ کرپشن کا بھوت بھی سر پر منڈلا رہا ہے اس لئے اگر بے نظیر نے ناقدین سے مفاہمت نہ کی تو شائد اس بار بھی وہ مدت پوری نہ کر سکیں۔

○ امریکہ کے علاقے سائدتھ کیرولینا کے ساحلی علاقوں میں سمندری طوفان نے تباہی مچا دی ہے

○ ایک امریکی سفارتکار خاتون کو بوسنیا میں گولی مار دی گئی ہے۔

○ جنوبی بھارت میں پولیس نے ایک عورت کو گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے انسانی اعضاء سے بھرے ہوئے تین سوٹ کیس برآمد کر لئے ہیں۔

○ تامل چھاپہ ماروں نے سری لنکا کے ایک فوجی مورچے کو تباہ کر کے 13 فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس حکم پر عمل درآمد روک دیا ہے جس کے تحت وزیر اعلیٰ نے ایک ایم پی اے کے کزن کو ایک پلاٹ 99 سال کے لیز پر دیا تھا۔ یہ حکم دو شہریوں کی درخواست پر دیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ اراضی ضلع کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تھی اس لئے وزیر اعلیٰ کا اقدام قانون کے منافی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ وہ آزاد کشمیر اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر نہیں بنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جھگڑوں اور تنازعوں میں ملوث ہونا میرا مزاج نہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں دھاندلی کرنے والوں کو شرم آنی چاہئے۔

○ امیر جماعت اسلامی پاکستان سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ سینیٹ میں آواز اٹھانے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام محمد شہباز کی بجائے شہباز احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

شہباز احمد ولد محمد صدیق چوگ پور ضلع سیالکوٹ

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883 ربوہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹر
عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
بہتر تشخیص سستا علاج
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مرض اٹھرا
مطب حمید
مشہور دواخانہ

الیکٹرو ہومیوپیتھک
ایک سالہ کورس
F.M.E.H
داخلہ شروع
طریقہ تدریس
بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
تفصیلی معلومات کیلئے 25 روپے منی آرڈر بھیج کر پراسپیکٹس منگوائیں۔
(بذریعہ خط و کتابت)
الیکٹرو ہومیوپیتھک ادویات ہر ٹوٹنسی میں دستیاب ہیں
پرنسپل۔ النور الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (رجسٹرڈ)
603/A پیپلز کالونی نمبر 2 عقب صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول فیصل آباد فون 041,44384 فیکس 041,713567

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534